احمد رضا خان اپنے فتوحات کی روشنی میں

یایھا الذ ین امنوا ان جآ کم فاسق بنا فتبینوا

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو (الحجرات)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت معاد بن جبل رضی اللہ عنہ التوفی 18ھ کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا ہم زبان کی باتوں کی وجہ سے بھی پکڑے جائیں گے؟ یہ ارشاد فرمایا کہ لوگ دوزخ میں چہروں یا نتھنوں کے بل زبان کی باتوں ہی کی وجہ سے تو اوندھے ڈالے جائیں گے۔

(او کما قال، مستدرک ج 4 ص 287، قال)الحاکم والذہبی صحیح ونحوہ فی المشکوۃ ج1 ص 14

اور ایک شخص کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگوں کو زبان سے اذیت پہنچاتا تھا اور ان کی چغلی کیا کرتا تھا۔

(او کما قال موارالظمان ص 46۔199)

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

احمد رضا خان صاحب کا دیوبندیوں کے بارے میں ناجائز غلو اور ان کی بیجا تکفیر

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کا مزاج نہایت جذباتی اور طبیعت بے حد غلو پسند اور متعصبانہ تھی ان کی عبارات میں اس امر کا واضح تر ثبوت موجود ہے اپنے مخالفین اور خصوصا علما دیوبند کی تکفیر میں جو طریق انہوں نے اختیار کیا ہے عالم تو در کنار دنیا کا شریف انسان بھی اس کو اختیار نہیں کر سکتا کہ ان کی مراد اور نیت کے خلاف ان کی عبارات کا مطلب از خود تراشے اور بزور کشید کر کے ان پر کفر کا فتوی لگائے۔ اور پھر ان کی تکفیر نہ کرنے والوں بلکہ شک کرنے والوں کو بھی کافر قرار دے۔ حالانکہ اکابر علماء دیوبند چلا چلا کر کہتے اور لکھتے رہے ہیں کہ جو مطلب تم نے بیان کیا ہے جو جو مراد تم لے رہے ہو ہماری ہر گز نہیں اور نہ ہم اس کو صحیح سمجھتے ہیں بلکہ ہم اس کو کفر سمجھتے ہیں۔

انصاف اور دیانت کا تقاضا تو یہ تھا کہ احمد رضا خان صاحب اس کے بعد ان کی تکفیر سے باز آجاتے اور علماء دیوبند سے معافی مانگ لیتے کہ میں نے غلط سمجھا تھا اور میں اپنے سابق غلط فتوی سے رجوع کرتا ہوں۔ لیکن خانصاحب نے مرتے دم تک اپنی ضد نہیں چھوڑی اور اکابر علماء دیوبند کی ناروا تکفیر سے باز نہیں آئے۔ ان کی چند عبارات ملاحظہ کریں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

1۔ ”غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد بنبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں“

حسام الحرمین ص 131، فتاوی افریقہ 109

اس کا مطلب یہ ہوا کہ بجز چند بریلوی حضرات کے جن خانصاحب کی اس تکفیر میں ان کے پیرو ہیں باقی جملہ بریلوی بھی ان کے فتوی کی روسے کافر ہیں کیوں کہ بیشتر بریلوی حضرات علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے اور انہیں کافر کہنے میں توقف کرنے والے تو بے شمار ہیں۔

2۔ دوسرے مقام پر وہ لکھتے ہیں کہ :

نذیر حسین دہلوی وامیر احمد سہسوانی و امیر حسن سہسوانی و قاسم نانوتوی ومرزا غلام احمد قادیانی ورشید احمد گنگوہی واشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین و متبعین وپیروان ومدح خوان باتفاق علماء اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے۔

(عرفان شریعت حصہ دوم ج29، وراجع ملفوظات حصہ اول ص 115)

اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ اکابر علماء دیوبند کی علمی روحانی، ملی اور سیاسی خدمات کی تعریف اور توصیف دنیائے اسلام کے ہر خطہ میں ہوتی ہر یہ ہے اب بھی ہوتی ہے اور انشاء اللہ ہوتی رہے گی۔ ہندوستان، افغانستان، ترکی، مصر، پاکستان، ایران، بلکہ عرب وعجم میں شاذ ونادر ہی مسلمانوں کو کائی ملک ایسا ہو گا جہاں ان اکابر کی علمی خدمات کو سراہانہ گیا ہو۔ مگر خان صاحب کے اس ظالمانہ فتوے کی روسے سبھی کافر ہیں بلکہ ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی بلاشبہ کافر ہے۔ معاذاللہ تعالی

3۔ اور فتاوی افریقہ میں اس عنوان سے سرخی قائم کی گی ہے۔

”دیوبندیوں کے بارے میں مسلمانوں سے آخری اپیل“ جو انہیں کافر نہ کہے جو ان کا پاس لحاظ رکھے جو ان کے استادی یا رشتے یا دوستی کا خیال رکھے وہ بھی انہیں میں سے ہے انہیں کی طرح کافر ہے قیامت میں ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا“۔ ص 115

اس وقت پاکستان وہندوستان وغیرہ میں جہاں بریلوی ذہن کے لوگ موجود ہیں کوئی خاندان اور قوم ایسی نہیں بتائی جاسکتی جن کے دیوبندی مسلک رکھنے والے حضرات سے رشتے ناطے اور دوستی نہ ہو اور بعض جگھوں میں تو استادی اور شاگردی کا تعلق بھی ہوتا ہے مگر اس فراخدلانہ فتوے کے اعتبار سے وہ سبھی لوگ کافر قرار پائے ہیں۔ غور فرمائیں کہ کفر کہ اس ایٹم بم بلکہ ہائیڈروجن بم اور زہریلے گیس سے کسی کو بھی رستگاری ہو سکتی ہے۔؟ اور کوئی بھی مسلمان عام اس سے کہ وہ کسی طبقہ سے متعلق ہو اس شاہانہ و خروانہ

فتوی کی زد سے بچ سکتا ہے؟ اس سے بڑھ کر خان صاحب کے تعصب اور ہٹ دھرمی کا اور کیا ثبوت درکار ہے؟ ہر مصنف مزاج اور خدا خوف آدمی ایسے ناجائز فتوے پر نفرین کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ خانصاحب بریلوی اسی ظالمانہ فتوے پر ہی اکتفاء کرتے تب بھی ایک حد ہوتی مگر وہ تو اس سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر یوں گوہر افشانی کرتے ہیں۔

4۔ ”ایسے وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی جملہ مرتدین ہیں کہ ان کہ مرد یا عورت کا تمام جہاں میں جس سے نکاح ہو گا مسلم ہو یا کافر اصلی، یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہو گا اور اولاد ولد الزنا“

ملفوظات حصہ دوم ص 105 طبع لکھنوص 100 آفسٹ لیتھو پریس کراچی

فتوے تو خان صاحب نے دیا ہی تھا لیکن ساتھ شرافت تہذیب اور اخلاق کا جنازہ بھی نکال دیا اگر فتوے ہی صادر کرنا مقصود تھا تو ایسے لوگ کافر و مرتد ہیں اور ان کا نکاح باطل ہے۔ لیکن اتنے الفاظ سے بھلا احمد رضا خان صاحب کے دل ماؤف کی بھڑاس نکل سکتی تھی؟ اور زنا اور ولد الزنا کی تصریح کئے بغیر وہ کب چین پا سکتے تھے؟ اور غضب کی بات تو یہ ہے کہ انسانیت کے دائرہ سے نکل کر اور تجاوز کر کے انسانوں کا نکاح حیوانوں سے بھی جوڑ دیا جن میں کتے گدھے اور خنزیر تک سبھی حیوان شامل ہیں اب وہ بریلوی حضرات خود سوچ لیں جن کا نکاح کسی وہابی یا دیوبندی عورت سے ہوا ہے یا ان کی بہن بیٹی، پوتی، اور نواسی، خالہ پھوپھی وغیرہا کسی عزیزہ کا نکاح کسی دیوبندی اور وہابی سے ہوا ہے خان صاحب کہ اس ظالمانہ فتوے کے رو سے تو وہ خالص زنا ہے اور اولاد ولد الزنا اور حرامی ہے۔

اگر سچ مچ بریلوی حضرات کو خان صاحب سے عقیدت و محبت ہے اور ان کو حق پرست عالم دین تصور کرتے ہیں تو ان کو خود اپنے اور اپنی اولاد اور اعزہ اقارب کے بارے میں یہ دوٹوک فیصلہ کرنا ہو گا کہ یا تو وہ سچ مچ اپنے آپ کو کافر مرتد اور زانی سمجھیں اور اپنی اور اپنے تمام ایسے اعزہ و اقارب کی اولاد کو حرامی اور ولد الزنا خیال کریں۔ یا یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ ہم مسلمان پاکدامن اور حلالی ہیں اور اسی طرح ہماری اولاد اور اعزہ و اقارب حلالی ہیں تو پھر خانصاب کے اس ناروا اور خالص ظالمانہ فتوے کو جوتی کی نوک سے ٹھکرانا ہو گا۔ اب یہ بریلوی حضرات کی مرضی ہے کہ وہ کون سی شق اور صورت اختیار کرتے ہیں کیوں کہ

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

یہ یاد رہے کہ جس دن سے اتقاء کا قلمدان خان صاحب کے بے باک ہاتھوں میں گیا ہے اس روز سے تو کفر اتنا ستا ہو گیا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کی پناہ۔ ندوۃ العلماء والے کافر جو انہیں کافر نہ کہنے وہ کافر۔ علماء دیوبند کافر، جو انہیں کافر نہ کہے وہ کافر، غیر مقلدین اہلحدیث کافر، مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی اور تو اور تحریک خلافت میں (انگریز کے خلاف) شرکت کے جرم میں اپنے برادران طریقت مولوی عبدالماجد صاحب بدایونی کافر۔ مولوی عبدالقدیر صاحب بدایونی کافر۔ کفر کی وہ بے پناہ مشین گن چلی کہ الٰہی توبہ! بریلی کے ڈھائی نفر انسانوں کے سوا کوئی بھی مسلمان نہ رہا۔

فیصلہ کن مناظرہ ص 75 طبع لائلپور۔از مولانا محمد منظور نعمانی

اکابر علماء دیوبند کثر اللہ تعالی جماعتہم کا اور کوئی جرم نہیں بجز اس کے کہ وہ توحید و سنت کے شیدائی اور شرک بدعت سے سخت متنفر ہیں۔ اے باد صبا ہماری طرف سے آقائے نامدار سردار دوجہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ درد بھری کہانی پہنچا اور سنادے کہ

خونے نہ کردہ ایم وکسے رانہ کشتہ ایم !

جرم است ایں کہ عاشق روئے تو گشتہ ایم

5۔ نیز خان صاحب بریلوی ہی لکھتے ہیں کہ

''مرتدوں میں سب سے بدتر مرتد منافق ہے۔یہی ہے وہ کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے خصوصاً وہابیہ،دیوبندیاں کہ اپنے آپ کو خاص اہل سنت وجماعت کہتے، حنفی بنتے، چشتی، نقشبندی بنتے،نماز روزہ ہمارا سا کرتے،ہماری کتابیں پڑھتے پڑھاتے اور اللہ ورسول کو گالیاں دیتے ہیں۔یہ سب سب بدتر زہر قاتل ہیں ہوشیار خبردار مسلمانو! اپنا دین وایمان بچاتے ہوئے فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین۔(پڑھیئے صفدر) واللہ تعالی اعلم۔کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا الخ

احمد رضا خان صاحب نے اس مکروہ عبارت میں اپنے دل ماؤف کی جو بھڑاس نکالی ہے اور دیوبندیوں پر جو یہ خالص افترا اور بہتان باندھا ہے کہ وہ معاذ اللہ تعالی ورسول اللہ کو گالیاں دیتے ہیں وہ خان صاحب ہی کا حصہ ہو سکتا ہے اور اس کا خمیازہ وہ اب بھگت رہے ہوں گے۔بحمد للہ تعالی علمائے دیوبند نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنی ترین توہین وتنقیص نہیں کی اور وہ آپ کی معمولی توہین کو بھی کفر کہتے اور سمجھتے ہیں۔مگر خان صاحب کا ظلم ملاحظہ کیجئے کہ وہ بے دھڑک ان پر بہتان باندھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔

6۔ نیز خانصاحب لکھتے ہیں کہ :

اور مرتدوں میں سب سے بڑے خبیث تر مرتد منافق،رافضی،وہابی، قادیانی،نیچری چکڑالوی کہ کلمہ پڑھتے اپنے آپ و مسلمان کہتے نماز وغیرہ افعال اسلام بظاہر بجالاتے بلکہ وہابی وغیرہ قرآن وحدیث کا درس دیتے لیتے اور دیوبندی کتب فقہ کے ماننے میں بھی شریک ہوتے بلکہ چشتی، نقشبندی وغیرہ بن کر پیری مریدی کرتے اور علما مشائخ کی نقل اتارتے اور باایں ہمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہن کرتے یا ضروریات دین سے کسی کا انکار رکھتے ہیں ان کی اس کلمہ گوئی وادع اسلام اور افعال واقوال میں مسلمانوں کی نقل اتارنے ہی نے ان کو اخبث واضر اور ہر کافر اصلی یہودی نصرانی،بت پرست، مجوسی،سب سے بدتر کر دیا ہے کہ یہ آکر پلٹے دیکھ کر الٹے ۔الخ

احکام شریعت ج1ص69

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دیوبندیوں نے نہ تو ضروریات دین میں سے کسی شے کا انکار کیا ہے اور نہ تاویل کی ہے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگ ترین ہستی کی شان اقدس میں ذرہ بھر توہین کی ہے۔ یہ خانصاحب کا بلاوجہ بغض وعداوت ہے کہ ان کو دیوبندی ہر کافر اصلی یہودی، نصرانی، بت پرست اور مجوسی سے بھی بدتر نظر آتے ہیں۔

سچ ہے کہ بھینگے کو کب صحیح حالت میں کوئی شے نظر آسکتی ہے؟

خانصاحب کے نزدیک دیوبندیوں کا ذبیحہ، محض نجس، مردار اور قطعی حرام ہے ذبح کے مسئلہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے خانصاحب لکھتے ہیں:

الجواب: عورت کا ذبیحہ جائز ہے جب کہ ذبح صحیح طور پر کر سکے۔ یہودی کا ذبیحہ حلال ہے جب کہ نام الٰہی عزجلالہ لے کر ذبح کرے، یوں ہی اگر کوئی واقعی نصرانی ہو نہ نیچری دہریہ جیسے آج کل عام نصارے ہیں کہ نیچری کلمہ گو مدعی اسلام کا ذبیحہ تو مردار ہے نہ کہ مدعی نصرانیت کا رافضی، تبرائی، وہابی دیوبندی، وہابی غیر مقلد، قادیانی چکڑالوی، نیچری، ان سب کے ذبیحے محض نجس و مردار حرام قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بنتے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔ ولا ذبیحہ لمرتد

(احکام شریعت حصہ اول ص68)

بریلوی حضرات کہیں نہ کہیں تو ضرور دیوبندی قصابوں کا ذبیحہ کھاتے ہوں گے اور نہ سہی تو (ولیمہ) عقیقہ اور قربانی کا گوشت برادری کے طور پر لیتے ہوں گے۔ جن جانوروں کو دیوبندی ذبح کرتے ہیں اب یہ فیصلہ ان کے ہاتھ ہے کہ آیا وہ دیوبندیوں کو مسلمان سمجھیں اور حلال خوری پر راضی ہو جائیں۔ یا خانصاحب کے فتویٰ پر صدر کرتے ہوئے مردار محض نجس اور قطعی حرام کھانے پر کمربستہ رہیں۔ کیوں کہ بقول خانصاحب یہودی کا ایک دفعہ ذبیحہ پر نام الٰہی لینا اسی کی حلت کے لئے کافی ہے لیکن دیوبندی وغیرہ لاکھ مرتبہ بھی نام الٰہی لے کر ذبح کریں تو جانور بہر کیف مردار ہوگا۔

احمد رضا خانصاحب ایک فطری مریض

خانصاحب بریلوی ہیں یہ لاعلاج ولازوال مرض بھی تھا کہ وہ دوسروں اور خصوصاً اپنے مخالفوں کی عبارات کے اپنے طرف سے گھڑ گھڑ کر جو تراش کر مطالب اور معانی لیتے تھے اصحاب عبارات کہاں سے اور کیسے بلاوجہ کشید کرتے ہیں؟ اور محض جبر اور سینہ زوری سے اپنے تراشیدہ مطالب دوسروں کے گلے مڑھ کر اور دھینگا مشتی ان پر تھوپ کر ان کی تکفیر کرتے ہیں؟ اور پھر اس مصر رہتے ہیں خان نصاحب کا یہ نامصفانہ معاملہ اس حکایت کے عین مطابق ہے جو یوں بیان کی جاتی ہے کہ

کسی شخص نے (جن کی طبیعت غالباً خان صاحب سے ملتی ہو گی) دوسرے سے سوال کیا کہ بھیا تمہاری نام کیا ہے؟ اس نے کہا حاجی.... تو سائل نے یوں تشریح شروع کر دی کہ حاجی بروزن چاجی اور چاجی کے معنی ہوتے ہیں کمان کے۔ اور کمان بروزن گمان

اور گمان کے معنی ہوتے میں شک کے۔ اور شک بروزن سگ ہے اور ست کے معنی ہوتے میں کتا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ تم کتے ہو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

بعینہ یہی طریقہ ہے احمد رضا خان کی تشریحات کا جو خاندان ولی اللہی اور اکابر علماء دیوبند کی عبارات کی تشریح میں انہوں نے اختیار ہے اور دوسروں پر بلا سبب خدا تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی۔(معاذ اللہ تعالیٰ) توہین کا الزام لگا کر اور تھوپ کر خود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسے ایسے توہین آمیز کلمات بولتے ہیں کہ ایمان تو کیا شرم وحیا بھی سر پیٹ کر رہ جائے اور حیرت اس بات پر ہے کہ وہ کہتے سب کچھ اپنے پیٹ سے نکال نکال کر ہیں اور دنیا کو وہائی یہ دیتے ہیں کہ دیکھو وہابی کیا کہہ گئے؟ حالانکہ ان بے چاروں کے وہم وگمان میں بھی یہ کفریات نہیں ہوتے اور نہ ہو سکتے ہیں۔

مسئلہ تکفیر اور حضرات فقہائے کرام

حضرات فقہائے کرام رحمہ اللہ تعالیٰ کا وہ محتاط طبقہ ہے جس کو اللہ پاک نے گہری بصیرت سے نوازا ہے اور ہر مسئلہ کہ حدود اور شرائط کو بحمد للہ تعالیٰ وہ بخوبی جانتا ہے اور کسی کا کافر قرار دینے میں وہ انتہائی حزم واحتیاط سے کام لیتا ہے اس مستند طبقہ کے بارے میں جو ضابطہ لکھا ہے وہ ہر ایک مسلمان کے پیش نظر رہنا ضروری ہے۔

چنانچہ ابو حنیفہ ثانی حضرت امام زین العابدین ابن نجیم المصری الحنفی التوفی 970ھ لکھتے ہیں کہ :

خلاصۃ الفتاوی وغیرہ کتابوں میں لکھا ہے کہ جب کسی مسئلہ میں کئی وجوہ کفر کی اور صرف ایک ہی وجہ اسلام کی ہو تو مفتی کو اس وجہ کی طرف مائل ہونا چاہیے جو تکفیر کی منع کرتی ہے کیوں کہ مسلمان کے بارے میں حسن ظن سے کام لینا چاہیے بزازیہ میں یہ بات زائد لکھی ہے کہ اگر وہ شخص خود ہی کفر کی وجہ کو متعین کردے تو پھر اس کو تاویل کفر سے محفوظ نہیں رکھ سکتی۔

الجر الرائق ج5 ص125 ق طبع مصر

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ایسا کلام اور جملہ بولتا ہے جس کے بہت سے پہلو کفر کے اور صرف ایک ہی پہلو اسلام کا نکلتا ہو تو ایسے شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کی مراد ہی وہ پہلو ہو جو اسلام کا پہلو ہے۔ ہاں اگر وہ خور ہی اپنی مراد متعین کردے اور وہ ایسا پہلو مراد لے جو کفر ہے تو پھر اس کو کسی تاویل سے مسلمان کہنا درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کی اپنی صریح کے مقابلہ میں کسی کی حسن ظنی اور تاویل کا کوئی معنی نہیں۔

اور حضرت ملا علی قاری الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ التوفی 1014ھ لکھتے ہیں کہ :

اور صاحب المضمرات نے ذخیرہ سے نقل کیا ہے کہ اگر ایک مسئلہ میں کئی پہلو کفر کے اور صرف ایک ہی پہلو عدم کفر کا ہو تو مفتی کو وہ پہلو لینا چاہیے جو تکفیر کو منع کرتا ہے کیوں کہ اسی میں مسلمان کے حق میں حسن ظن رہ سکتی ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر قائل کی نیت وہ پہلو ہے جو اسلام کا ہے تو وہ مسلمان ہے اور اگر اس کی مراد وہ پہلو ہے جو کفر ہے تو اس کو مفتی کا فتوی فائدہ نہیں دے گا ایسے شخص کو توبہ اور اسلام کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا جائے گا اور اس کا اس کی بیوی سے از سر نو پھر نکاح کیا جائے گا۔

شرح فقہ اکبر ص 237۔ طبع کانپور

اور لطف کی بات یہ ہے کہ خان صاحب بریلوی کو بھی حضرات فقہائے کرام کے اس ضابطہ اور فتوے سے کلی اتفاق ہے۔ چنانچہ خان صاحب لکھتے ہیں۔ شرح فقہ اکبر میں ہے۔

وقد ذکروا ان المسئلہ المتعلقہ بالکفر اذا کان لھا تسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فلا ولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی۔

فتاوی خلاصہ، جامع الفصولین، ومحیط وفتاوی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے

اذا کانت فی المسئلہ وجوہ توجب التکفیر روجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی والقایضی ان یمیل الی ذالک الوجہ ولایفتی بکفرہ تحینا للظن بالمسلم ثم انن کانت نیت القائل الوجہ الذی یمنع التکفیر فھو مسلم وان لم یکن لا یفعہ حمل المفتی کلامہ علی وجہ لا یوجب التکفیر۔

اسی طرح فتاوی بزازیہ وبحر الرائق ومجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے تاتار خانیہ وبحر وسل الحسام وتنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے۔

لا یکفر بالمحتمل لان الکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محل حسن بلفظہ

(حسام الحرمین ص 35-36 اشرفی کتب خانہ لاہور)

اس عبارت میں خانصاحب نے بحوالہ فقہ اکبریہ لکھا ہے کہ اگر ایک مسیلہ میں نونانوے احتمال اور پہلو کفر کے ہوں اور صرف ایک ہی پہلو اسلام کا ہو تو پھر بھی قائل کی تکفیر نہ کی جائے گی اور آخر میں با حوالہ کتب تصریح کی ہے کہ چوں کہ کسی کو کافر کہنا سنگین قسم کی سزا ہے اس لئے اللہ کے لئے انتہائی جرم درکار ہے اور احتمال کے ہوتے ہوئے، انتہائی جرم کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟ اور پھر بالکل آکر میں

حضرات فقہائے کرام کے حوالہ سے یہ لکھا ہے کہ ان کے نزدیک جو طے شدہ بات ہے وہ یہ ہے کہ کسی مسلمان کی تکفیر نہ کی جائے گی جب کہ اس کے کلام کے لئے کوئی اچھا محمل موجود ہو۔اور خان صاحب اپنی کتاب برکات الامداد صفحہ 28 میں لکھتے ہیں کہ : علمائے کرام فرماتے ہیں کہ کلمہ گو کے کلام میں اگر 99 معنی کفر کے نکلیں اور ایک تاویل اسلام کی پیدا ہو تو واجب ہے کہ اسی تاویل کو اختیار کریں اور اسے مسلمان ہی ٹھہرائیں۔

مگر حیف بر حیف اور تاسف بالائے تاسف یہ ہے کہ جب علمائے دیوبند کی عبارات کی باری آتی ہے تو خان صاحب ان فقہائے کرام کے اس زرین قاعدہ کو یکسر فراموش اور نظر انداز کر دیتے ہیں بلکہ علمائے دیوبند کی خود اپنی تصریحات کے خلاف خانصاحب اپنے تراشیدہ معانی لے کر اور بزور ان کے ذمہ لگا کر ان کی تکفیر کرتے ہیں میں فوااسفا۔

محمد راشد حنفی